An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume: 04, Issue: 02, April–June 2024, Pages: 70-75

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا اسلاف سے راہ وربط: تجزیاتی مطالعہ

HAZRAT KHAWAJA GHULAM FAREED (R.A) RELATIONSHIP AND CONNECTION WITH HIS MENTORS: AN ANALYTICAL STUDY

Dr Altaf Hussain Langrial[1], Sardar Faiz Ul Hassan[2]

[1] Professor & Director Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Punjab, Pakistan.
[2] MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	March 10, 2024
Revised:	April 05, 2024
Accepted:	April 08, 2024
Available Online:	April 11, 2024

Keywords:

Sufism
Spiritual
Leader
Predecessors
Forefathers

Funding:

This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

Hazrat Khawaja Ghulam Farid (RA) was a renowned Sufi poet and spiritual leader from the subcontinent, whose intellectual and spiritual legacy continues to guide humanity for centuries. This article aims to present an analytical study of Khawaja Ghulam Farid's connection with his predecessors, exploring the depth of his spiritual, intellectual, and familial relationships. The study will examine his ancestral background, upbringing, teachings, spiritual lineage, and the influence of his forefathers on his life and work. By delving into these aspects, the research seeks to shed light on how his predecessors shaped his personality and teachings, offering insights into the continuity and evolution of his spiritual path. This analysis will not only enhance the understanding of Khawaja Ghulam Farid's contributions but also highlight the significance of his relationship with his forebears in shaping his enduring impact on Sufism and society.

Corresponding Author's Email: altaf.langrial@bzu.edu.pk

تعارف

اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ ایک ماہر فقیہ، مفسر، محدث بے پایہ صوفی، عارف کامل ابدال وقت فاضل اجل اور نابغہ روزگار تھے اور آپ کے ہم عصر اور متاخرین دونوں کے لیے آپ کی شخصیت سمت نما سے کم نہیں کہ آپ ہر دور میں راہ طریقت کے سالکوں، حقیقت حق کے متلاشیوں اور زہد وریاضت اور خلوت نشینی کے دل داوں میں مقبول ومنظور رہے ہیں۔ ہماری اس نابغہ روزگار شخصیت نے کس کس طرح اپنے بچپن اور لڑکپن سے عفوان شباب اور پھر اپنی زندگی کے آخری ایام تک اعلیٰ ہمتی، نیک نیتی اور عزم واستقلال کے ساتھ زہد وریاضت سیر وسلوک اور کشف وشہود کو پڑھنے،

سیکھنے، سکھانے اور ان پر تحقیق و تفکر اور درس و بحث میں صرف کی لہٰذا ان چند شخصیات کا تذکرہ درج ذیل ہے جن سے حضرت خواجہ غلام فریدؒ متاثر ہوئے اور جن کے مسلک و مشرب اور نظریات و عقائد کو سراہتے ہوئے آپ نے انہیں اپنانے کی شعوری کوشش بھی فرمائی۔ آپ نے جن شخصیات و اسلاف سے اکتساب فیض کیا یا ان کے مشرب پر چلے ان کو اپنی شاعری میں بھی یاد فرمایا۔ ان میں چند کا تذکرہ اور ان سے متعلق آپ کے اشعار ذیل میں ذکر کیے جا رہے ہیں۔

روحانی و دیگر اساتذہ اور مشائخ روایت

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد وسیع ہے۔ تاہم چند اساتذہ و مشائخ کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

غلام فخر الدین سے اکتساب فیض اور ان کے تذکار

غلام فخر الدین خواجہ غلام فریدؒ کے بڑے بھائی اور ان کے مرشد تھے۔ ان کے بارے میں خواجہ صاحب یوں اظہار خیال فرماتے ہیں:

خاص فرید غلام فخر دا   باندا بردا اس دے در دا

بٹھ پیا آسرا علم ہنر دا   تکیہ دوست دے دم دا ہے [1]

"فرید صرف اور صرف حضرت فخر الدین کا غلام اور اس کے در اقدس کا دربان ہے۔ اسے اپنے علم و ہنر کا کوئی آسرا نہیں بلکہ اسے اپنے اس دوست (مراد حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ) کا ہی تکیہ ہے۔"

فخر پیا توں صدقے جاواں   جیندے نال میں لدھیاں لاواں

اس دی ہو کر کیوں غم کھاواں   سبھ کجھ یار بھجایا ہے [2]

"میں فخر جہاں پر قربان جاؤں، جس کے دست مبارک پر میں نے بیعت کی۔ اس کا ہو کر میں کیونکر غم کھاؤں، مجھے اس نے سبھی اسرار و رموز بتلا دیے"۔

اب جیسا کہ ان اشعار سے واضح ہے۔ حضرت خواجہ غلام فرید سب سے زیادہ اپنے پیر و مرشد اور برادر بزرگ غلام مولانا غلام فخر الدینؒ جنہیں آپ فخر جہاں کے نام سے بھی موسوم فرماتے ہیں، کے محضر کمالات اور برگزیدہ شخصیت سے متاثر نظر آتے ہیں اور آپ کا حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ سے اس درجہ متاثر ہونے کا سبب، آپ کی اپنی رائے کے مطابق یہ ہے کہ حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ ہی وہ شخصیت تھے جنہوں نے آپ کو وحدت کے تمام اسرار بتلائے اور فقر و سلوک کی تمام منازل طے کرائیں۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں "میرے شیخ علیہ الرحمہ نے کئی بار فرمایا ہے کہ ہم نے غلام فریدؒ کو علم توحید اور مسئلہ وحدت الوجود سمجھانے میں اس قدر کوشش کی ہے کہ گویا مکھن اور روٹی کو یکجان کر کے اور مالیدہ بنا کر اسے کھلایا ہے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اگر کوئی شخص میرے

بعد ان کے پاس آئے اور اس علم توحید کے متعلق سوال کرے یا سبق پڑھے تو مقصود کو پہنچ سکے گا۔"[3]

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے اس مرشد سے کس قدر اکتساب فیض کیا، اس کا سب سے بہتر اندازہ اور تخمینہ آپ کے دیوان کے مطالعہ سے ہی ہوتا ہے۔ اپنے دیوان میں جابجا آپ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے جملہ اوصاف کو حوالہ بنا کر انہیں اپنے لیے ایک متاع گراں کے طور پر پیش کرتے اور اپنی ذات کے کمال عروج تک پہنچنے کے پس منظر میں موجود حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ کی کمال رہنمائی کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑے اشتیاق و عقیدت کے ساتھ ان کی طرف رخ کرتے اور ان کا چرچا کرتے نظر آتے ہیں۔

ایہہ بے کار فرید نبھایا	لوہے وانگوں بہوں بے مایا
فخر پیے دی صحبت آیا	تھیا ہمسایہ پارس داڑی[4]

"کسی کو نہ بھانے والا بے کار فرید لوہے کی مانند بہت کم قیمت تھا لیکن جب یہ حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ کی صحبت میں آیا ہے یہ پارس بن گیا ہے۔"

لطف ازل دا ویلھا آیا	فخر جہاں گر گیان سنایا
طبع سلیم فرید دی پایا	فہم لغات طیوری نوں[5]

"ازلی کیف و سرور کا وقت آن پہنچا حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ نے علم لدنی کے تمام اسرار سمجھا دیے ہیں۔ اس لیے اب فرید کی طبع سلیم نے نکات طیوری کا فہم بھی حاصل کر لیا ہے"۔

فخر جہاں ہک ریت سجھائی	اصلوں حاجت رہی نہ کائی
دل جڑ جڑ دھم دھام مچائی	تھئے گن گیان سمولے[6]

"فخر جہاںؒ نے مجھے ایک ایسی ریت سکھائی ہے کہ اب میں ہر شے کی حاجت سے بے نیاز ہوں۔ میرے دل نے بھی خوب دھوم مچا رکھی ہے کہ علم و عمل سب میں اسمیں سما گیا ہے۔"

حضرت محی الدین ابن العربی سے عقیدت

حضرت خواجہ غلام فخر الدین کے بعد دوسری بڑی اہم شخصیت جس سے حضرت خواجہ غلام فریدؒ از حد متاثر ہوئے۔ وہ نامور صحافی و عارف حضرت محی الدین ابن العربی تھی۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے کلام میں محی الدین ابن عربی کا تعارف اپنے روحانی استاد کے طور پر کرایا ہے اور ابن عربی کے دستور کو اپنا دین

ایمان قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

ملاویری سخت ڈسیندے — بے شک ہن استاد دِلیندے

ابن العربی تے منصور[7]

"ملاہیں سخت مخالف نظر آتے ہیں۔ بے شک ابن عربیؒ اور منصورؒ ہی ہمارے روحانی استاد ہیں"۔

ملوانے دے وعظ نہ بھانے — بے شک ساڈا دین ایمان اے

ابن العربی دا دستور[8]

"ہمیں ملاؤں کے وعظ پسند نہیں آتے۔ بے شک ہمارا دین و ایمان ابن عربی کا دستور ہے"۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ نے اپنے کلام میں اس بات کو حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ کے احسان و کرم میں شمار کیا ہے کہ انہوں نے محی الدین ابن عربی جیسے عافل کامل کو آپ سے متعارف کرایا اور ان کے تصوف میں اعلیٰ مقام کی آپ کو خبر گیری کی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

مرشد فخر جہاں نے — کیتم ایہہ ارشاد

عارف ابن العربی — ساڈا ہے استاد[9]

"میرے مرد حضرت خواجہ غلام فخر الدین نے یہ ارشادف فرمایا کہ عارف حضرت محی الدین ابن عربیؒ ہمارے استاد ہیں۔"

ابن العربی دی رکھ ملت — ٹھپ رکھ فقہ، اصول، مسائل

بہہ کر کلھڑئیں رمز سجھائی — پیر مکمل، عارف، کامل[10]

"اے فرید! فقہ، اصول اور مسائل کی کتابیں بند کر کے رکھ دے اور ابن عربیؒ کا مسلک اختیار کر یہ رمز تنہائی میں میرے مرشد کامل اور عارف حقیقی حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ نے مجھے سمجھائی ہے"۔

سکھ خلت سٹ غیر دی علت — ابن العربی دی رکھ ملت

آکھیم سوہنے فخر جہاں[11]

"خلت میں وقت بسر کرنا سیکھو اور غیر اللہ کا خیال تک ترک کر دو۔ ابن عربیؒ کا مسلک اختیار کرو، پیارے فخر جہاںؒ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی"۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا یہ دعویٰ ہے کہ ابن عربیؒ ہمارے لیے روحانی استاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ محض زبانی حد تک نہیں۔ آپ کا کلام اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ نے فی الحقیقت دیگر وحدۃ الوجودی صوفیا کی طرح ابن عربیؒ کو اپنے لئے مربی، امام اور پیشوا گردانا ہے۔ آپ کے بیان کردہ مباحث مثلاً تشبیہ و تنزیہہ،

ذات وصفات حق، وحدت ادیان، مقام وحیثیت قلب وغیرہ کا اگر وقت نظر سے مطالعہ کیا جائے تو کئی مقامات پر آپ کے عرفان وتصوف پر ابن عربیؒ کے عرفانی فلسفے کی اثر پذیری محسوس کی جاسکتی ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ ابن عربیؒ کی تصانیف کو ان کی درامت اور خرق عادت تصور کرتے ہیں۔[12]

ابن عربی کی مشہور زمانہ تصنیف فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم آپ کے زیر مطالعہ رہیں، بلکہ ایک ملفوظ میں تو آپ فصوص الحکم کی چار شرحوں کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ابن عربیؒ کی اس تصنیف سے بہت گہرا مطالعہ رکھتے تھے، فرماتے ہیں فصوص الحکم کی چار شروح نہایت بلند ہیں۔ ایک وہ جو شیخ موئد الدین الاوچندیؒ نے، جو حضرت شیخ صدر الدین قونویؒ کے خلیفہ ہیں، نے لکھی ہے۔ یہ سب سے پہلی شرح ہے اور تمام شروح کی ماخذ ہے۔ شیخ موئد الدینؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے شیخ حضرت صدر الدین قونویؒ سے فصوص الحکم پڑھتا تھا تو درس کے دوران آپ کے تصرف سے کتاب کے معانی میرے دل میں مکشوف ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد میں نے شرح لکھی۔ دوسری شرح حضرت مولانا جامیؒ کی ہے، تیسری شرح شیخ داؤد قیصریؒ کی ہے اور چوتھی شرح حضرت شیخ محب اللہ قدس سرہ نے لکھی ہے، یہ شرح فارسی میں ہے۔[13]

حضرت خواجہ غلام فریدؒ اور تعلیمات عبدالرحمن جامیؒ

حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ اور محی الدین ابن عربیؒ کے بعد تیسری بڑی اہم شخصیت جس سے حضرت خواجہ غلام فریدؒ از حد متاثر ہوئے وہ مشہور صافی وعارف حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ تھے۔ آپ کے اپنے لفظوں میں عبدالرحمن جامیؒ سید العارفین ہیں اور ہمارے تمام مشائخ نے مسئلہ وحدت الوجود میں مولانا جامیؒ کا اتباع کیا ہے اور توحید میں آپ کو امام و پیشوا مانا ہے۔[14] نیز ہم اور ہمارے وہ پیران طریقت جو مولانا جامیؒ کے بعد ہوئے ہیں سب مسئلہ توحید میں مولانا جامیؒ کے مقلد ہیں۔[15] مولانا عبدالرحمن جامیؒ کی کئی تصانیف حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے زیر مطالعہ ہیں۔ لوائح جامی کو آپ بہت متبرک کتاب اور اپنے مشائخ عظام کا دستور العمل جانتے تھے۔ آپ کے اپنے لفظوں میں کتاب فقرات شریف اور لوائح جامی کا پڑھنا موجب جذب ہے اور جو شخص ان دو کتابوں کو یا ان میں سے کسی ایک روزانہ بقدر استطاعت پڑھے گا اور منزل مقرر کے تلاوت کرے گا تو ضرور اس کے اندر جذب پیدا ہوگا۔ لوائح شریف بہت متبرک کتاب ہے اور ہمارے مشائخ عظام کا دستور العمل ہے۔ چنانچہ حضرت قبلہ عالم مہارویؒ نے اپنے شیخ حضرت مولانا کی خدمت میں آٹھ بار لوائح شریف کا درس حاصل کیا اور حضرت سلطان الاولیاء نے حضرت قبلہ عالم مہارویؒ سے گیارہ بار پڑھا۔ حضرت قبلہ فخر الاولیاء نے ایک بار لوائح شریف کا درس پڑھا ہے اور میں نے تین بار۔ ایک بار میں نے خود پڑھا ہے اور دو بار (حضرت خواجہ غلام فخر الدینؒ) سے سنا ہے۔ جملہ روایات کے مطابق حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے لوائح جامی کی ایک شرح بھی لکھی۔[16]

حوالہ جات

[1] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، بہاولپور 1998ء، بار اول، کافی نمبر 225، ص 229

Chāndiyō, Jāwid. *Dīvān Farīd*. Bahāwalpūr: 1998, Bār Awwal, Kāfī No. 225, 229.

[2] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، کافی نمبر 213، ص 218

Chāndiyō, Jāwid. Dīvān Farīd. Kāfī No. 213, 218.

[3] - رکن الدین، مولانا، مقابیس المجالس، لاہور 1411ھ، ج 4، مقبوس نمبر 40، ص 687

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis. Lahore, 1411 AH, Vol. 4, Maqbūs No. 40, 687.

[4] - قیس فریدی، دیوان فرید، ملتان 1996ء، کافی نمبر 226، ص 235

Farīdī, Qays. Dīvān Farīd. Multān: 1996, Kāfī No. 226, 235.

[5] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، کافی نمبر 178، ص 181

Chāndiyō, Jāwid. Dīvān Farīd. Kāfī No. 178, 181.

[6] - قیس فریدی، دیوان فرید، کافی نمبر 214، ص 219

Farīdī, Qays. Dīvān Farīd. Kāfī No. 214, 219.

[7] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، کافی نمبر 50، ص 64

Chāndiyō, Jāwid. Dīvān Farīd. Kāfī No. 50, 64.

[8] - قیس فریدی، دیوان فرید، کافی نمبر 37، ص 50

Farīdī, Qays. Dīvān Farīd. Kāfī No. 37, 50.

[9] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، کافی نمبر 29، ص 43

Chāndiyō, Jāwid. Dīvān Farīd. Kāfī No. 29, 43.

[10] - قیس فریدی، دیوان فرید، کافی نمبر 72، ص 81

Farīdī, Qays. Dīvān Farīd. Kāfī No. 72, 81.

[11] - جاوید چانڈیو، دیوان فرید، کافی نمبر 134، ص 135

Chāndiyō, Jāwid. Dīvān Farīd. Kāfī No. 134, 135.

[12] - رکن الدین، مولانا مقابیس المجالس، ج 1، مقبوس نمبر 5، ص 258

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis. Vol. 1, Maqbūs No. 5, 258.

[13] - رکن الدین، مولانا، مقابیس المجالس، ج 4، مقبوس نمبر 30، ص 652

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis. Vol. 4, Maqbūs No. 30, 652.

[14] - رکن الدین، مولانا، مقابیس المجالس، ج 5، مقبوس نمبر 40، ص 1036

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis. Vol. 5, Maqbūs No. 40, 1036.

[15] - رکن الدین، مولانا، مقابیس المجالس، ج 5، مقبوس نمبر 46، ص 1048

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis., Vol. 5, Maqbūs No. 46, 1048.

[16] - رکن الدین، مولانا، مقابیس المجالس، ج 5، مقبوس نمبر 46، ص 1048

Rukn al-Dīn, Mawlānā. Maqābīs al-Majālis., Vol. 5, Maqbūs No. 46, 1048.